بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم - منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ - ۱۲ ظہور ۱۳۴۸ ہش - ۱۲ اگست ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۸۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

ربوہ ۱۱ ظہور - حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت گردہ میں تکلیف کی وجہ سے کل دوپہر تک تو بہت ناساز رہی اس کے بعد سے متلی اور درد میں خفیف سا فرق ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ ۱۱ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۹ ماہ ظہور کو مسجد مبارک میں نمازِ مغرب پڑھانے کے بعد کچھ وقت مسجد میں ہی تشریف فرما رہ کر پہلے تو فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کی عمروں، دینی اور دنیوی لحاظ سے ان کے تعلیمی معیار اور بعض دیگر امور کے متعلق دریافت فرمایا۔ پھر طلباء کلاس کو مخاطب فرماتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ قرآنِ کریم ایک ایسی کتاب ہے کہ ہر ضروری ہدایت اس میں موجود ہے کوئی ایک امر بھی ایسا نہیں کہ جس کے بارہ میں انسان کو ہدایت اور راہنمائی کی ضرورت ہو اور قرآنِ کریم بنیادی طور پر وہ مہیا نہ کرتا ہو۔ مثال کے طور پر حضور نے اسلام کے پیش کردہ اقتصادی نظام کی ایک بنیادی خصوصیت پر جس کی رُو سے اسلام نے ضرورت کی صحیح تعریف بیان کر کے اس کے مطابق ہر انسان کے حق کی تعیین فرمائی ہے بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اس طرح حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام کا اقتصادی نظام تمام دوسرے اقتصادی نظاموں سے اعلیٰ و افضل اور ہر لحاظ سے برتر ہے۔ آخر میں حضور نے یہ امر طلباء کے ذہن نشین کرایا کہ جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ ع

جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

تو پھر ہمیں اپنے ہر مسئلہ کے حل کے لئے قرآنِ کریم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اِدھر اُدھر نہیں بھٹکنا چاہیئے۔ قرآنِ کریم سے ہمیں اس رنگ میں پیار کرنا چاہیئے اور اس حق الیقین کے ساتھ پیار کرنا چاہیئے کہ اس کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں اس کے اندر ہماری ہر ضرورت کے پورا ہونے کا پورا پورا سامان موجود ہے۔

ربوہ ۱۱ ظہور - محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بیگم محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کی طبیعت یوں تو پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن

(باقی صفحہ ۲ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ اعمالِ صالحہ ہی ہیں

پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے نیکیاں بجا لائے

"مَیں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمالِ صالحہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمالِ صالحہ ہیں۔ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ (سورہ فاطر) خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں لیکن فتح اور نصرت اسی کو ملتی ہے جو متقی ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مومنوں کی نصرت ہمارے ذمہ ہے۔ اور لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔ اللہ مومنوں پر کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ اِس لئے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقویٰ سے ہے ورنہ عرب تو نرے لیکچرار اور خطیب اور شاعر ہی تھے انہوں نے تقویٰ اختیار کیا خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی امداد کے لئے نازل کئے۔ تاریخ کو اگر انسان پڑھے تو اُسے نظر آجائیگا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس قدر فتوحات کیں وہ انسانی طاقت اور سعی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک بیس سال کے اندر ہی اندر اسلامی سلطنت عالمگیر ہو گئی۔ اب ہم کو کوئی بتا دے کہ انسان ایسا کر سکتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ بھی ہوں۔ متّقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترکِ شر ہوتا ہے اور ایک افاضۂ خیر۔ متقی ترکِ شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور مُحسن افاضۂ خیر کو چاہتا ہے۔ مَیں نے اِس کے متعلق ایک حکایت پڑھی ہے کہ ایک بزرگ نے کسی کی دعوت کی اور اپنی طرف سے مہمان نوازی کا پُورا اہتمام کیا اور حق ادا کیا۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو بزرگ نے بڑے انکسار سے کہا کہ مَیں آپ کے لائق خدمت نہیں کر سکا۔ مہمان نے کہا کہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ مَیں نے احسان کیا ہے۔ کیونکہ جس وقت تم مصروف تھے مَیں تمہاری املاک کو آگ لگا دیتا تو کیا ہوتا۔ غرض متقی کا کام یہ ہے کہ بُرائیوں سے باز آوے۔ اس سے آگے دوسرا درجہ افاضۂ خیر کا ہے جس کو یہاں مُحسِنُوْن کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے کہ نیکیاں بھی کرے۔ پُورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کونسی کی ہے؟"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۸، ۱۷۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ظہور ۱۳۴۸ہش

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

آج کل ملک میں مارشل لاء کا دور دورا ہے کیونکہ پچھلے دنوں ملک میں بہت سی خرابی ہوئی تھی۔ اور سب بہی خواہانِ ملک کی رائے میں ایسے حالات میں مارشل لاء ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے تاوقتیکہ حالات اعتدال پر نہ آجائیں اور امن و امان کی ایسی فضا نہ قائم ہو جائے کہ لوگ آئین کی پابندی کرنے کے قابل ہوں اور کسی ایسی حکومت کو قبول کریں جو آئین کے مطابق قائم کی جائے۔

ہمیں سیاستِ ملکی سے بطور جماعت کے کوئی دلچسپی نہیں کیونکہ ہماری جماعت تمام دُنیا میں احیائے اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور سیاسی امور میں مصروف ہو کر اپنے مقصد کو نہیں چھوڑ سکتی۔ تاہم جس ملک میں ہم رہتے ہیں ہمیں اس کے استحکام اور اس میں امن و امان کے قیام میں ضرور دلچسپی ہے اور بعض حالات پر نہ سیاسی نقطۂ نظر سے بلکہ اخلاقی اور اسلامی نقطۂ نظر سے نظر ڈالنا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور ہو سکے تو ان معاملات میں لوگوں کو اسلامی اصولوں کی طرف لانے میں مدد کر سکتے ہیں۔

موجودہ حالات میں ہمارے ملک میں یہ بحث جاری ہے کہ یہاں کونسا نظام قائم ہونا چاہیئے اور کونسا اقتصادی نظام ایسا ہے جو اسلام کے مطابق صحیح اور درست ہے۔

اگرچہ آج تمام پاکستانی سیاسی پارٹیاں یہی دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ یہاں ایسا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں جو اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو تاہم یہ سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے پر معترض ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے ہم اس کی تفصیل میں یہاں نہیں جانا چاہتے ہم صرف یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام کا اقتصادی نظام کیا ہے اور اس کی بنیاد کن امور پر ہے۔

حال ہی میں سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے اقتصادی نظام کی نوعیت اور اس کی بنیادوں پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام کیوں تمام انسانی بنائے ہوئے نظاموں سے بہتر اور افضل ہے۔

آپ نے اس مضمون پر ایک سلسلہ خطبات جاری فرمایا ہے جن میں سے ایک خطبہ الفضل ۶ ظہور ۱۳۴۸ ہش مطابق ۶ اگست ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ ہم ذیل میں اس خطبہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں جس سے واضح ہو جائے گا کہ اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد کس چیز پہ ہے:۔

”جو شخص ... ہماری جماعت میں داخل ہو جائے اس کا پہلا فرض یہی ہے کہ .... یہی چاروں صفتیں (سورۃ فاتحہ والی) اپنے اندر بھی قائم کرے۔ ورنہ وہ اس دعا میں کہ اس سورۃ میں پنجوقت اپنی نماز میں کہتا ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی اے ان چار صفتوں والے اللہ میں تیرا ہی پرستار ہوں اور تو ہی مجھے پسند آیا ہے، سراسر جھوٹا ہے۔ کیونکہ خدا کی ربوبیت یعنی نوعِ انسان اور نیز غیر انسان کا مربی بننا اور ادنیٰ سے ادنیٰ جانور کو بھی اپنی مربیانہ سیرت سے بے بہرہ نہ رکھنا یہ ایک ایسا امر ہے کہ اگر ایک خدا کی عبادت کا دعویٰ کرنے والا ۴

۴ خدا کی اس صفت کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے، یہاں تک کہ کمال محبت سے اس الٰہی سیرت کا پرستار بن جاتا ہے، تو ضروری ہوتا ہے کہ وہ آپ بھی اس صفت اور سیرت کو اپنے اندر حاصل کرلے تا اپنے محبوب کے رنگ میں آجائے۔

ایسا ہی خدا کی رحمانیت یعنی بغیر عوض کسی خدمت کے مخلوق پر رحم کرنا یہ بھی ایک ایسا امر ہے کہ سچا عابد جس کو یہ دعویٰ ہے کہ میں خدا کے نقشِ قدم پر چلتا ہوں ضرور یہ خلق بھی اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔

ایسا ہی خدا کی رحیمیت یعنی کسی کے نیک کام میں اس کام کی تکمیل کے لئے مدد کرنا یہ بھی ایک ایسا امر ہے کہ سچا عابد جو خدائی صفات کا عاشق ہے اس صفت کو اپنے اندر حاصل کرتا ہے۔ ایسا ہی خدا کا انصاف جس نے ہر ایک حکم عدالت کے تقاضا سے دیا ہے نہ نفس کے جوش سے، یہ بھی ایک ایسی صفت ہے کہ سچا عابد کہ جو تمام الٰہی صفات اپنے اندر لینا چاہتا ہے اس صفت کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اور راستباز کی خود بھاری نشانی یہی ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کے لئے ان چار صفتوں کو پسند کرتا ہے ایسا ہی اپنے نفس کے لئے بھی یہی پسند کرے۔“

(تریاق القلوب صفحہ ۳۹۰۔ صفحہ ۳۹۱ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شہریّت اور اس کے حقوق

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ“ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ ”غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ“

(بخاری کتاب الاستیذان باب یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا الخ صفحہ ۹۲۰)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولُ اللہ ہم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں اس کے بغیر چارہ نہیں ہم ان جگہوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور اور مصر ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نظر کو بند رکھنا۔ دُکھ دینے سے بچنا۔ سلام کا جواب دینا اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور بُری بات سے روکنا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خلافت ثالثہ میں اللہ تعالیٰ کی برکات

از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ

۳

پھر اس نور کے بارے میں فرمایا:۔

"نور کے اس نظارے سے جسے میں نے ساری دنیا میں پھیلتے دیکھا ہمیں قرآن کریم اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی اور ارشادات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں۔ ان کے پورا ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اس ضمن میں پھر اپنے دوستوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچہ اور ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کرے قرآن سیکھے۔ قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے اپنا سینہ بھر لے اور معمور کر لے۔ یہاں تک کہ نور مجسم بن جائے۔ قرآن کریم میں ایسا محو ہو جائے۔ قرآن کریم میں ایسا گم ہو جائے۔ قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے۔ کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے۔ اور پھر وہ ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک تحریک تعلیم القرآن اور وقف عارضی کا کیا نتیجہ نکلا۔ اور ہمیں اس سے کیا کیا برکات حاصل ہوئیں۔ اس سلسلہ میں (خاکسار خود کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا)۔ سیدنا حضرت اقدس ہی کا ایک حوالہ درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اسی کے القاء کے ماتحت میں نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کی غرض سے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کی۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی۔ یہ تحریک محض اس کے فضل سے ہر لحاظ سے بڑی کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔"

فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کے فضل سے ۹۹ فیصدی واقفین عارضی نے بہت اچھا کام کیا۔ ان میں سے ہر ایک کا دل اس احساس سے لبریز تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں اس پر اتنے فضل نازل کئے ہیں۔ کہ وہ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اور اس کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ خدا کرے اسے آئندہ بھی اس وقف عارضی کی تحریک میں حصہ لینے کی توفیق ملتی رہے اور بعض جماعتوں نے تو یہ محسوس کیا کہ گویا انہوں نے نئے سرے سے ایک احمدی کی زندگی اور اس کی برکات حاصل کی ہیں۔ ان کی مشکلیں ان سے دور ہو گئیں۔ اور ان میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔ ان میں سے بہتوں نے تہجد کی نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اور جو بچے تھے انہوں نے اپنی عمر کے مطابق بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ قرآن کریم نماز یا نماز کا ترجمہ اور دوسرے مسائل سیکھنے شروع کر دیئے۔ غرض واقفین عارضی کے جانے کی وجہ سے ساری جماعت میں ایک نئی زندگی ایک نئی روح پیدا ہوئی۔"

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

امسال سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سات ہزار واقفین عارضی کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کی تقریر میں وقف عارضی کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے اس کے نتائج اور افادیت اور برکات کا اعلان فرمایا تھا کہ سینکڑوں مربیوں اور معلموں کا کام واقفین عارضی کر چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ بفضل خدا جاری اور ساری ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ لَنَا فِیْھَا وَاَیِّدْنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(۴)

تسبیح و تحمید و درود شریف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ:۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے والی ہو۔ اس طرح کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں (دو دفعہ) کم از کم ۲۰۰ بار یہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے۔ یعنی

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور ہمارے نوجوان ۱۵ سال سے ۲۵ سال تک کی عمر کے ایک سو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں۔ اور بچے سات سال سے ۱۵ سال تک کی عمر کے ۳۳ دفعہ یہ تسبیح اور درود پڑھیں۔ اور ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر ۷ سات سال سے کم ہے۔ جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے۔ ان کے والدین یا ان کے سرپرست اگر والدین نہ ہوں ایسا انتظام کریں۔ کہ وہ ہر بچے یا بچی کو جو کچھ بولنے لگ گئی ہو۔ ان سے تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔" (الفضل ۲۲ مارچ ۶۸ء)

اسی طرح حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"جماعت کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے ...... اس ذکر و درود کو پڑھے۔ اور اس احساس کے ساتھ پڑھے کہ بڑی ذمہ داری کا ہے۔ ہم پر تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے کی انسان ہی وقت بڑے نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اور آپ کی رحمتوں اور برکتوں کو بھیجنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا لازمی ہے یاد رکھیں کہ جب وقت ہم نے دنیا کی فضاؤں کو خدا کے ذکر اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے پُر کر دیا۔ اس وقت شیطانی آواز خود بخود ان فضاؤں میں دب جائے گی۔ اسلام غالب آ جائے گا۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اس طریق پر جو میں بتا رہا ہوں یہ تسبیح اور تحمید کریں اور درود پڑھیں۔ اس کے علاوہ دوسرے طریقوں پر بھی درود پڑھنا چاہیئے۔ جیسا کہ نماز میں ہم پڑھتے ہیں ...... اس طرح کہ یہ صوتی لہریں خدا تعالیٰ کی حمد اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے نتیجہ میں فضا میں گردش کھانے لگ جائیں گی ...... ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنی چاہیئے کہ اے خدا تو ہمیں توفیق عطا کر کہ ہماری زبان سے تیری حمد اس کثرت سے نکلے۔ اور تیرے محبوب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہماری زبان سے درود اس کثرت سے نکلے۔ کہ شیطان کی ہر آواز ان لہروں کے نیچے دب جائے۔ اور تیرا ہی نام دنیا میں بلند ہو۔ اور ساری دنیا تجھے پہچاننے لگے۔" (الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک تحریک پر فوری طور پر دنیا بھر کے احمدیوں نے عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور دنیا کی فضا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام سے گونج اٹھی۔ اور دوستوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر اس تحریک کی روحانی اور جسمانی برکات حاصل کیں۔ یعنی جو لوگ بے کار گپیں ہانکتے رہتے تھے۔ یا فضول حقہ پیتے رہتے۔ یا ناولوں کا مطالعہ کرتے رہتے یا سونے میں زیادہ وقت ضائع کرتے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مفید اور مبارک کام میں مشغول کر دیا۔ اور وہ شیطانی خیالات و وساوس سے بچ کر روحانی ماحول میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے نمازوں اور

دعاؤں اور روحانی اصلاح میں مصروف ہوکر اعلیٰ ترقیات حاصل کیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۵)

استغفار اور دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس تسبیح وتحمید اور درود کے ساتھ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۲۵ سال سے زائد عمر والوں کے لئے ایک صد مرتبہ روزانہ پڑھنے کا حکم فرمایا اور ۲۵ سے ۱۵ سال تک کی عمر کے لئے ۳۳ مرتبہ اور ۱۵ سے ۷ سال تک کی عمر کے لئے بارہ مرتبہ اور سات سال سے کم عمر بچوں کے لئے کم از کم تین مرتبہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اس تحریک کے کچھ ہی مدت کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ
رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا
وَارْحَمْنَا۔

۳۳ مرتبہ یا اسے کثرت سے پڑھنے کی تحریک فرمائی۔ حضور اقدس ایدہ اللہ نے ایسے حالات میں یہ تحریک فرمائی جبکہ پاکستان میں حالات نہایت تشویشناک تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعتیں اپنے پیارے امام اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ساتھ آپ کے ارشادات کے مطابق مذکورہ بالا دعاؤں میں زیادہ سے زیادہ مستعدی کے ساتھ مشغول ہوگئیں۔ اور پھر حضور کی دعاؤں کی برکت کا یہ نشان ظاہر ہوا کہ جلدی اللہ تعالےٰ کے فضل سے تشویشناک حالت کے بادل چھٹ گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی دعا

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا
وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

جماعت کو اس وقت ۳۳ مرتبہ یا کثرت سے درود پڑھنے کی تحریک فرمائی جبکہ پاکستان بھر میں اس وقت ہڑتالوں اور جلوسوں اور توڑ پھوڑ کا سلسلہ شروع تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعتہائے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہ دعا قرآنی بھی کثرت سے پڑھنی شروع کردی حتی کہ پاکستان میں امن قائم ہوگیا۔ اور معمول کے مطابق کاروبار جاری ہوگئے۔ اور حالات سازگار ہوگئے۔ اور پاکستان اپنی ترقی کی راہ پر گامزن ہوگیا۔ دوستوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی فرمودہ ارشادات اور تحریکات اور دعاؤں پر باقاعدہ عمل جاری رکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل برکات سے مستفیض ہوتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل سے توفیق بخشے۔ اور حضور انور کی صحت عمر اور سب کاموں میں برکت بخشے۔ اور حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ہمارا چاند قرآں ہے

دلوں کو آشتی مل جائے سب لوگوں کا ارماں ہے
اسی اک بات کا شیدائی دنیا کا انساں ہے
زمیں پر جب نہ اطمینان پایا اہلِ دنیا نے
تو سوچا سب نے شاید چاند دردِ دل کا درماں ہے
ہوا جب چاند بھی زیرِ قدومِ آدمِ خاکی
تو اس کے ساتھ یہ پہنچا پیامِ سوختہ جاں ہے
یہاں امن وسکوں کے واسطے انسان آیا تھا
زمیں پر زندگی بے چینیوں سے تنگ داماں ہے
مگر وہ چاند انساں کی مدد کچھ کر نہیں سکتا
کہ اس کی اپنی ہستی ایک انگاروں کا طوفاں ہے
سکوں کے چاہنے والو! سکوں پاؤ بِذِکْرِ اللّٰہ
کلام اللہ میں امن وسکوں کا نور پنہاں ہے
بڑا ہی پُر بصیرت مہدیٔ دوراں کا فرماں ہے
"قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"

مبارک احمد عابد ایم۔ اے

وقفِ جدید کے سال کا نصف سے زائد حصہ گزر چکا ہے

احباب جانتے ہیں کہ وقفِ جدید کا سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے۔ اور تمام جماعتوں نے اپنے اپنے حلقہ جات سے یہ چندہ اس معین مدت کے اندر وصول کرکے اس کو مرکز میں ارسال کرنا ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی ناظم مال کو اس کی تفصیل بھجوانی ہوتی ہے۔ پس عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد احباب سے ان کے وعدہ جات کے مطابق وصول کرکے دفتر ہذا کو اس کی اطلاع فرمادیں اور تحریر فرماویں کہ کیا انہوں نے وقف جدید کے بجٹ کو پورا کردیا ہے کہ نہیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

نوجوان اپنے آپ کو خدمتِ دین کیلئے پیش کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی اچھی طرح سے ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ جب اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہے تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں بڑھتا وہ گنہگار ہے۔ اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کرسکتے ہیں۔ اور اس ذمہ واری کو نباہ سکتے ہوں وہ پیش کریں"۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ فرماتے ہیں:

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن میں داخل ہونا چاہیئے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرتؐ کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

شکر باری تعالیٰ

از مکرم منظور احمد صاحب انور لاہور

انسان جس قدر زیادہ شکر کرتا ہے اسی قدر اسے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے اور نعمتیں بھی وافر عطا کی جاتی ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

(ابراہیم ۸)

اور دوسرے شاکر بندہ کبھی کسی غم یا دکھ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اور اسے اطمینانِ قلب کی نعمت عطا ہوتی ہے اور اگر کوئی ابتلا آئے بھی۔ تو وہ جانتا ہے کہ اس کائنات کا خالق اور مالک اپنے بندوں پر ظلم تو نہیں کرتا" اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ ہے۔ یونس ۶۱۔ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ درست کرتا ہے وہ نعوذ باللہ اندھا یا بہرا نہیں ہے وہ سمیع و بصیر ہے رحیم اور قدیر ہے رؤوف الرحیم ہے۔ وہ سراسر خیر ہے۔ لیکن انسان ہے کہ ناشکری کی وجہ سے غموں اور دکھوں میں پڑ جاتا ہے۔ اسلئے ہم پر لازم ہے کہ ہر حالت میں خواہ عسر ہو کہ یسر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ کیونکہ جو کچھ ملا ہے وہ اس کا عطیہ ہے اس کی کارسازی اور بندہ نوازی کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہو تو اس کی کشتیٔ حیات طوفانی حوادث سے کبھی بھی محفوظ نہیں رہ سکتی اور نہ ساحلِ مراد سے کبھی ہمکنار ہو سکتی ہے۔ ہر غم پر شاکر کہتا ہے کہ عین ممکن ہے اس میں کوئی مصلحت کارفرما ہو۔ میرے لئے بہتری ہو یا میرے درجات کا بلند ہونا مقدر ہو۔

خدا تعالیٰ کی ایک شاکرہ بندی

رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مسلمان میاں بیوی نہایت افلاس کی زندگی بسر کرتے تھے ان کے پاس نماز کے لئے ایک ہی چادر تھی جو باری باری سے کر نماز پڑھتے تھے۔ ایک دن بیوی دیر سے آئی۔ تو خاوند کو بھی دیر ہو گئی نماز میں۔ مسجد میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دیر کی وجہ پوچھی کہ دیر سے کیوں آئے۔ تو انہوں نے سارا ماجرا کہہ دیا۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ گھر آکر بیوی نے ذکر کیا تو اس کی بیوی نے سر پیٹ لیا اور کہنے لگی اے نادان تو نے کیا غضب کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شکایت رسول اللہ ؐ سے کی۔ معلوم نہیں خدا کی اس میں کیا مصلحت ہے جو ہم کو اس حالت میں رکھا ہے کیا تو ہزاروں احسانوں کو بھول گیا۔ خدا معلوم کتنے انسان ہم سے بدرجہا بدتر حالت میں ہوں گے صرف افلاس اور تنگ دستی پر تیری نظر گئی۔ یہ کیا کم احسان ہے کہ ہم تندرست ہیں اور ہمارے اعضاء جسمانی سب درست ہیں وہ نیک بی بی ان احسانات کو تفصیل سے بیان کرتی جاتی تھی اور زار زار روتی جاتی تھی" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

شاکر بندے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے لگتے ہیں۔ چنانچہ وہ کلام پاک میں اپنے ایک شاکر بندے ابراہیم علیہ السلام کا بڑے ناز اور فخر سے ذکر فرماتا ہے۔ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (نحل ۱۲۲) وہ ابراہیم ہمارا بندہ ہماری نعمتوں کا بڑا شکر کرنے والا تھا۔ اس لئے ہم نے اسے ابو الانبیاء بنا دیا اور صراط مستقیم پر چلا کر دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ پھر ایک اور شاکر بندے کا یوں ذکر فرماتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا "اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا (بنی اسرائیل ۴) کہ نوح ہمارا بڑا شکر گذار بندہ تھا۔ سو کامیاب زندگی کا گُر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر میں مضمر ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

"فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (اعراف ۷۰)

کہ تم میری نعمتوں اور احسانوں کو یاد کرو اور ان کا شکر ادا کرو تو اس میں تمہارے لئے کامیابی ہی کامیابی ہے۔" مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ (نمل ۴۱)

شکر کرکے اپنی ذات کو ہی فائدہ پہنچاؤ گے ورنہ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے۔ پھر فرمایا

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِــيْمًا (نساء ۱۴۸)

کہ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ تم کو کوئی دکھ یا غم دے اگر تم اس کی نعمتوں کی قدر کرتے ہو صحیح استعمال میں لاتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے ہو اور اس کے سارے احکام پر چلتے ہو۔ شکر صرف الحمد للہ کہنے سے نہیں ہو جاتا بلکہ جیسا کہ میں پہلے لکھ آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری انشراح صدر سے کی جائے۔

" یاد رکھو کہ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیئے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے۔ اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنی نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر اس کا اثر ہونا چاہیئے۔ مثلاً ایک شخص ۔ ۔ ۔ ۔ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے۔ اس خیال سے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جاوے یا اس کی آسودہ حالی کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو ایسا شخص گناہ کرتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کو چھپانا چاہتا ہے اور نفاق سے کام لیتا ہے دھوکہ دیتا ہے اور مغالطہ میں ڈالنا چاہتا ہے یہ مومن کی شان سے بعید ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص۲۳)

احسان کا شکریہ ادا نہ کرنا موجب خسران ہے

کہ ایک مرتبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی دوست کو بیکار دیکھ کر اسے تجارت کی ترغیب دی اور اپنے پاس سے ۳ ہزار کی رقم بھی ان کو دی انہوں نے روپے لیتے ہوتے کہا کہ بھلا ان میں کیا ہو سکتا ہے کچھ بھی نہ ہوگا؟ ان کا یہ کلمہ سنکر آپ نے فرمایا

"تم کو شکر کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن تم نے شکر ادا نہیں کیا لہٰذا تم کو ہرگز نفع نہ ہوگا۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حیات نور ۶۷۲۔

۲۔ ایک عید کے موقعہ پر کسی بچہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے عیدی کا مطالبہ کیا چنانچہ حضور نے کچھ پیسے دئے اس نے کہا ابا جان یہ تو تھوڑے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم شکر کرتے تو میں اور دے دیتا لیکن تم نے شکر نہیں کیا۔ اسلئے اب اور نہیں ملیں گے۔ اس نے آگے سے جھٹ کہا شکریہ۔ آپ نے فرمایا۔ اب نہیں

سوا اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو ہمارے خداوند تعالیٰ کو شاکر بندے بہت ہی پیارے لگتے ہیں۔ اور يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ (کہ ان کو اپنے فضلوں سے وافر عطا کرتا ہے) کا وعدہ ان کے حق میں پورا کرتا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک نے نوٹ کیا ہوگا کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی ہر تقریر اور خطبہ میں کس طرح اپنے مولا کریم کے فضلوں اور احسانوں کو گن گن کر اس کا شکر ادا کرتے اور ہمیں بھی شکر کی تلقین اور ترغیب دیتے ہیں اسلئے آئیں ہم سب ملکر خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اپنے شاکر بندوں میں شامل فرمائے تاکہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کاربند ہو جائیں۔ کیونکہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک خدا کا ہر موقع پر اتنا شکر اتنا شکر کرتے تھے کہ کافر بھی کہتے تھے۔

عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ۔

کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ ہر وقت اسی کا نام جپتا ہے۔ اے ہمارے خدا تو ہماری روح القدس کے ساتھ مدد فرما۔ آمین ثم آمین۔

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اپنی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ باقاعدگی سے پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دے۔ اگر آپ نے ابھی تک ماہ وفا (جولائی) کی رپورٹ نہیں بھجوائی تو جلد بھجوا دیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کامیاب ہونیوالے طلباء و طالبات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

چنانچہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ نائب احمدیہ کراچی سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

۱۔ عزیزہ امۃ الوکیل بنت نذیر احمد صاحب ایبکر ڈیشن نے وظیفہ ملنے پر اور

۲۔ عزیزہ امۃ الجمیل بنت " " " دو جماعتوں کے امتحان میں کامیاب ہونے پر دس دس روپیہ بیرونی مساجد کی تحریک میں دئے ہیں۔

اس طرح محترم چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر امیر جماعت احمدیہ حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے لڑکے منیر احمد کو اللہ تعالیٰ نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ . . . . اس خوشی میں دس روپے چندہ مساجد بیرون میں ادا کیا ہے۔"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزان مذکورہ بالا کی اس کامیابی کو آئندہ کے لئے دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

دیگر طلباء اور طالبات کو چاہیئے کہ اپنی کامیابی پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منشاء مبارک کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

باندھی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۳ اگست بمقام رحمٰن آباد باندھی ضلع نواب شاہ زیر صدارت مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید علی اکبر شاہ صاحب نے فرمائی۔ نظم عزیز عبدالحکیم صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سردار محمد صاحب معلم وقف جدید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی پر مختصر سی تقریر کی۔ پھر خاکسار نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم شریف احمد صاحب دبڑھوی نے بھی تقریر فرمائی۔

آخر میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح پر نہایت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنانے کی دعوت دی۔ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

قریشی عبدالرحمان

ناظم اعلیٰ انصار اللہ علاقائی سابق سندھ

۱۴ تاریخ کو

۱۴ ظہور (اگست) کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات سب مجالس میں منعقد ہوں گے۔ قائدین مجالس سے پرزور درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے جملہ اطفال کو ان امتحانات میں شامل کریں۔ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رفتار تیز تر کر دیں۔ نیز پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اطلاع دیں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا

عاجز امسال ایل ایل بی (سال اوّل) کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد ذکریا سندھ مسلم لاء کالج کراچی

دعائے مغفرت

میری خالہ محترمہ نور فاطمہ صاحبہ بیوہ میاں حاکم دین صاحب برادر اکبر محترم بابو قاسم دین صاحب بعمر ۸۳ سال سیالکوٹ میں جہاں وہ چند یوم وفات سے پہلے اپنے لڑکوں میاں محمد عالم صاحب بابو محمد یوسف صاحب کے ہمراہ سانگلہ ہل سے تشریف لے گئی تھیں بابو محمد یوسف کے پاس قیام پذیر تھیں۔ ۱۸ اور ۱۹ جولائی ۱۹۶۹ء کی درمیانی شب دل کے حملہ سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ موصیہ تھیں نعش سیالکوٹ سے ربوہ پہنچائی گئی۔ ۲۰ جولائی ۶۹ء بعد نماز فجر مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے دیگر احباب سمیت دعا کرائی۔ مرحومہ عبادت گذار اور کثرت سے دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ قرآن مجید پڑھنے پڑھانے میں فخر محسوس کرتی تھیں۔ نماز فجر کے بعد تلاوت چھ چھ سات سات سپارے کی کرتی قرآن مجید سے بہت عشق تھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو اپنے فضل سے صبر توفیق عطا فرمائے۔ نیز مرحومہ کی اولاد پر ان کی نیک دعاؤں اور تربیت کا اثر تا ابد قائم و دائم رہے۔ آمین۔

(خاکسار رحمونی سمیع اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

۲۔ حضرت ملک فیروز الدین خان صاحب آف ساہیوال کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۹ جولائی ۱۹۶۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے۔ اور صوم و صلوٰۃ کے پابند اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ مرحوم کو فی الحال امانتاً ساہیوال میں دفن کیا گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

لیبارٹری انچارج
ریلوے حسن ہسپتال کراچی چھاؤنی

تحریک جدید کی آخری سہ ماہی

یکم ظہور (اگست) سے تحریک جدید کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے۔ ہر جماعت کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کا کس قدر حصہ وصول کر کے مرکز میں پہنچا چکے ہیں اختتام سال سے پہلے سو فی صدی وصولی کا اہتمام فرمایا جائے۔ کوشش فرمائی جائے کہ اس سال کو وصولی کے اعتبار سے ایک

مثالی سال

بنایا جائے۔ اشاعتِ اسلام کے جذبہ سے اگر یہ اہتمام کیا جائے تو ہم خرما و ہم ثواب۔ والا معاملہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جملہ جماعتوں کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اعوان مہاڑیاں والا دنگ پور۔ ضلع مظفر گڑھ میں ہوتے تھے۔ تقریباً ۴ سال سے لاپتہ ہیں۔

اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان کے پتہ سے مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار بہت پریشان ہے۔

خاکسار میر عبدالواحد جاوید معلم وقف جدید ربوہ
حال احمدیہ ہاؤس ٹنگو بار۔ ضلع تھر پارکر (سندھ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مغرب میں عیسائیت کا دورِ انحطاط اور اس کا ایک خاص پہلو

پادری دھڑا دھڑ اپنے عہدوں سے دستبردار ہو کر نئے ذرائع معاش اختیار کر رہے ہیں

یہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ مغربی ممالک میں عیسائیت بُری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ حالانکہ یہی وہ ممالک ہیں جنہیں آج سے کچھ عرصہ قبل تک عیسائیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا پھر یہی وہ ممالک ہیں جہاں کی مشنری سوسائٹیوں نے گزشتہ صدی کے دوران ساری دُنیا کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کی ایک زبردست مہم چلا کر دُنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا۔ اور پھر انہوں نے یہ بلند بانگ دعاوی بھی کئے تھے کہ بیسویں صدی شروع ہونے کی دیر ہے کہ ساری دُنیا میں عیسائیت غالب آ چکی ہوگی۔

عیسائیت کا دُنیا بھر میں غالب آنا تو کجا اب خود مغربی ممالک میں یہ حالت ہے کہ وہاں لوگوں رسمی اور اسمی طور پر عیسائی شمار ہونے کے باوجود مروجہ عیسائیت کے سراسر خلافِ عقل عقائد سے یکسر دستبردار ہو چکے ہیں حتیٰ کہ وہ مختلف کلیسیائی تنظیموں سے بھی کوئی تعلق یا واسطہ رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ آج کل وہاں لاتعداد گرجے ویران پڑے ہیں۔ اور ان کی بے مصرف عمارتوں کو فروخت کیا جا رہا ہے۔ بہت سے گرجے فروخت ہونے کے بعد سکول اور کلبوں وغیرہ میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے ہیں جن پر "برائے فروخت" کی تختیاں آویزاں ہیں اور جلد یا بدیر وہ بھی فروخت کر دیئے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ جب گرجے ہی فروخت ہو رہے ہیں تو پھر پادریوں کی ضرورت ہی کہاں باقی رہ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں آج کل ایک طرف پادری دھڑا دھڑ اپنے عہدوں سے دستبردار ہو کر دوسرے عام دنیوی ذرائع معاش اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف نئے پادری تیار کرنے والے عیسائی اداروں میں طلباء کی تعداد دن بدن گرتی جا رہی ہے۔

پچھلے دنوں اس پریشان کن صورتِ حالی پر امریکہ کے ایک انگریزی اخبار "اویک" (AWAKE) کیا ایک تفصیلی مضمون شائع ہوا تھا جسے نیروبی سے شائع ہونے والے اخبار "ایسٹ افریقین ٹائمز" نے بھی اپنی مئی ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں نقل کیا تھا۔ ہم اس مضمون کے بعض حصوں کا ترجمہ ایسٹ افریقن ٹائمز کے حوالہ سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ مضمون نگار رقمطراز ہے:۔

"۱۹۶۸ء کے دوران نمایاں ہونے والے رجحانات میں سے سب سے نمایاں رجحان یہ ہے کہ دُنیائے عیسائیت کے گرجاؤں کی صورتحال بڑی تیزی سے انحطاط پذیر ہو رہی ہے۔

یوں تو کلیسیا فی زمانہ بہت سے تباہ کن مسائل سے دوچار ہے لیکن ان میں سے سنگین صورت اختیار کرنے والے دو مسئلے یہ ہیں کہ ایک تو زیادہ سے زیادہ تعداد میں پادری اپنے عہدوں کو خیر باد کہہ رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ نئے پادری تیار کرنے والے اداروں میں طلباء کی تعداد خطرناک حد تک گرتی جا رہی ہے۔

امریکی مجلہ "یو۔ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ" نے اپنے ۹ دسمبر ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں پادریوں کی ذہنی شورش کو "چرچ میں رونما ہونے والی جنگ" سے تعبیر کرتے ہوئے لکھا "جہاں تک نئے پادری تیار کرنے کا سوال ہے عیسائی فرقوں کے تعلیمی ادارے یکے بعد دیگرے انحطاط کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں ادھر ہزاروں کی تعداد میں پرانے پادری کلیسیا کو یکسر خیر باد کہہ رہے ہیں ..... نتیجہ یہ ہے کہ بعض گرجوں کے لئے وقت کام کرنے والے پادری دستیاب ہی نہیں ہوتے"۔

ایک دوسرے مجلہ "کرسچین سنچری" نے اپنی ۲۴ اپریل ۱۹۶۸ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جنہوں نے بحیثیت پادری فرائض سر انجام دینے کے پیشے سے خاموشی کے ساتھ دستکش ہو کر عام دنیوی ملازمتیں اختیار کر لی ہیں"۔

امریکہ کی ایک عیسائی ایسوسی ایشن (The national Association for Pastoral Renewal in the United states) نے اس بارہ میں ایک جائزہ لیا تھا اس جائزہ کی رُو سے پادری گزشتہ سال کی نسبت امسال ۳۱ فیصد سے زیادہ کی تعداد میں چرچ کی ملازمت سے مستعفی ہوئے ہیں امریکی پادری الوجین سی کینیڈی (E. C. Kennedy) کا کہنا ہے کہ "ہم دیکھ رہے ہیں کہ پرانی کلیسیائی ثقافت کالعدم ہوتی جا رہی ہے۔

مسیحی دینیات کے سکولوں میں طلباء کی تعداد میں روز افزوں انحطاط کی کیفیت اور بھی زیادہ نمایاں ہے۔ "دی کرسچین سنچری" نے لکھا "مسیحی دینیات کے سکول مصیبت میں گرفتار ہیں۔ وہ جس نازک اور تکلیف دہ صورتِ حال سے دوچار ہیں اسے معمولی بات سمجھتے ہوئے اہمیت نہ دینا درست نہیں ہے شاید ہی دو چار مہینے ایسے گزرتے ہوں جب کہ کسی نہ کسی مذہبی سکول کے بند ہونے کی افواہ یا مصدقہ اطلاع سننے میں نہ آتی ہو۔ سکولوں کے انحطاط یا اُن کے بند ہونے کا جو سلسلہ رجحان اور اس پر قابو پانے میں اصحابِ اختیار کی ناکامی اور بے بسی انتہائی پریشان کن صورتِ حال پر دلالت کرتی ہے"

کیتھولک ممالک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی نشاندہی اس رپورٹ سے بھی ہوتی ہے جو رسالہ کرسچین ہیرلڈ کے اکتوبر ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے "ارجنٹائن کے دارالحکومت بیونس آئرس کے آرچ ڈیکون کے حلقہ کار میں رہائش رکھنے والے کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ۲۰ لاکھ ستر ہزار ہے۔ وہاں لوگوں میں پادری بننے کی خواہش کا حال یہ ہے کہ ۱۹۵۱ء میں جب کہ ۱۸ پادریوں کا تقرر عمل میں آیا تھا گزشتہ سال یہ تعداد گر کر صرف دو رہ گئی یعنی کُل دو پادریوں کا تقرر عمل میں آ سکا" رپورٹ میں مزید درج تھا کہ ولا ڈیوٹو (VILLA DEVOTO) میں مسیحی دینیات کا سکول ویران ہو چکا ہے اویک نے ۲ ستمبر ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں لکھا ہے کہ:۔

"لاطینی امریکہ کے بہت سے شہروں میں مسیحی دینیات کے سکول خالی پڑے ہیں (یعنی ان میں اب کوئی داخلہ لیتا ہی نہیں)

کلیسیائے انگلستان کو لندن سے یہ تجویز موصول ہوئی کہ چونکہ پادری کے طور پر زندگی گزارنے کی خواہش لوگوں میں کم ہوتی جا رہی ہے اس لئے اسے چاہیئے کہ وہ مسیحی دینیات کے سکولوں کی تعداد ۲۵ سے گھٹا کر ۱۴ کر دے۔ اس تجویز پر "دی کرسچین سنچری" نے لکھا "اس صورتحال نے کلیسیا میں دل شکستگی اور بدشگونی کا احساس پیدا کر دیا ہے" رسالہ مذکور نے مزید لکھا "یہ صورتِ حال کلیسیائے انگلستان کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے۔ یہ ایک عالمگیر دبا ہے ..... ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں اس کا ماحصل یہ ہے کہ آئینی اور ادارہ جاتی مسیحیت کے خلاف بغاوت کی کیفیت دن بدن پنپ رہی ہے"۔

اس بغاوت کا ایک سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کلیسیا جس دینیات کی تعلیم دیتا ہے وہ عدم یقین کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ ایک اور سبب یہ ہے کہ سکالرز نے بائیبل کے متعلق اس قدر چھان بین کی ہے اور اس کی مندرجات کا تجزیہ کر کے اسے کچھ اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ اس کی یہ حیثیت کہ گویا خدا ان سے ہمکلام ہے نگاہوں سے اوجھل ہو کر رہ گئی ہے۔ بحیثیت بلاشبہ کلیسیا خود جس گڑبڑ اور افراتفری کا شکار ہے اس نے نوجوانوں کو سخت بددل کر دیا ہے اس لئے انہیں عافیت اسی میں نظر آتی ہے کہ پادری کے پیشے سے دُور ہی رہا جائے۔

انحطاط کے اس رجحان کی تصدیق بار بار اور بہ تکرار مختلف ذرائع سے ہوتی رہتی ہے مثال کے طور پر تعلیم اور فوجی امور کے متعلق ۲۶ جولائی ۱۹۶۸ء کے بلیٹن میں میتھوڈسٹ چرچ میں بحرانی کیفیت کا حسبِ ذیل الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:۔

میتھوڈسٹ چرچ کے تعلیمی اداروں میں پادری بننے کی نیت سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد گزشتہ آٹھ سال کے دوران بہت گر گئی ہے ۱۹۶۰-۶۱ء میں ایسے طلباء کی تعداد ۹۵۴۲ تھی یہ تعداد گرتے گرتے ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۱۹۳۲ رہ گئی۔

امریکی یونیورسٹی کے کنڈل سکول آف تھیالوجی کے ڈین ولیم آر کینن نے اس صورتِ حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ "پادری بننے کے ارادہ سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد اس حد تک گر گئی ہے کہ صورتِ حال نازک سے نازک تر ہوتی جا رہی ہے اور اصلاحِ احوال کی قطعاً کوئی صورت نظر نہیں آ رہی"

(منقول از ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اگست ۱۹۶۹ء)

سورۃ نصر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اِستَغْفِرْہُ کا حکم دینے سے کیا مُراد ہے؟

یہ کہ آپؐ دعا کریں کہ فتوحات کے نتیجہ میں اُمّت میں جو خرابیاں پیدا ہونے والی ہیں خدا ان کی اصلاح کا انتظام فرمادے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النصر کی آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پس قرآن کریم کی وہ آیات جن میں ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ذنب کے لئے استغفار کرنا چاہیئے۔ اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ آپ سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے اور اس کے لئے آپ کو استغفار کرنا چاہیئے بلکہ اس سے صرف یہ مراد ہے کہ فتوحات کی وجہ سے اور اسلام میں لوگوں کے کثرت سے داخل ہونے کی وجہ سے جو تربیت کا کام بڑھنے والا ہے اور وہ آپ کی طاقتوں سے زیادہ ہے اللہ تعالےٰ اس کو بااحسن وجوہ سرانجام دینے کی طاقت عطا کرے۔ اور اگر اس میں کوئی کمزوری رہ جائے تو اس پر پردہ ڈال دے اور اس کی اصلاح اس طور پر کردے کہ کوئی بُرا نتیجہ پیدا نہ ہو۔ اور چونکہ یہ نومسلموں کی تربیت کا کام صحابہ اور صحابیات نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے ماتحت کرنا تھا ..

.. ..

.. .. اس لئے اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سورۃ محمد کی آیات میں یہ بھی فرمایا۔ کہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ آپ کے ماتحت جو مربی کام کرنے والے ہیں ان کے لئے بھی دُعا کردیں کہ وہ صحیح رنگ میں تربیت کرسکیں۔ اور اگر ان کی تربیت میں کوئی نقص رہ جائے تو اس کا بدنتیجہ نہ نکلے بلکہ اس کی بھی پردہ پوشی ہوجائے۔

خلاصہ کلام یہ کہ سورۃ نصر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اِسْتَغْفِرْهُ کا حکم دینے سے مراد یہ ہے کہ آپ دُعا کریں کہ فتوحات کے نتیجے میں جو خرابیاں اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوسکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود ان کی اصلاح کا انتظام فرمادے۔

اور وہ آیات جہاں اِسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ کے الفاظ کہے گئے ہیں۔ ان میں یہ حکم ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ آپ کے زمانہ میں جو فتوحات ہوں گی۔ اور جن کے نتیجہ میں کثرت سے لوگ اسلام میں داخل ہوں گے اللہ تعالےٰ آپ کو ان کی تربیت پوری طرح کرنے کی توفیق دے اور اگر تربیت میں کوئی کمی رہ جائے تو اس کمی کے نتیجہ میں جو خرابی پیدا ہوسکتی ہے اس کے بدنتائج سے بچالے۔

۔ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا۔ تاب کے معنے ہوتے ہیں فضل کے ساتھ رجوع کیا اور توّاب مبالغہ کا صیغہ ہے اس لئے اس کے معنے ہوں گے بار بار فضل کے ساتھ رجوع کرنے والا۔ گویا اس حصہ آیت میں اس مضمون کو ادا کیا گیا ہے کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ! اگر آپ دعاؤں میں لگ جائیں گے تو اللہ تعالےٰ آپ کی دُعاؤں کو ضرور سُنے گا۔ اور اپنے فضل کے ساتھ آپ کی قوم پر بار بار رجوع کرے گا۔ نبوت، صدیقیت، شہیدیت اور صالحیت چار روحانی انعام ہیں جن کو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان انعاموں کا ملنا خدا تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝ (نساء ع ۹)

یعنی جو اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرے گا تو وہ ان لوگوں کے زمرہ میں شامل ہوجائے گا جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام کیا یعنی نبی، صدیق، شہید، اور صالح اور ان مقامات کا ملنا اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بوجہ علیم ہونے کے پوری طرح جانتا ہے کہ کون ان فضلوں کا مورد ہونے کا اہل ہے — پس إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا کے الفاظ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی دی گئی ہے کہ جب بھی آپ کی قوم کو حفاظت کی ضرورت ہوگی جب بھی کسی اصلاح کی ضرورت ہوگی اللہ تعالےٰ اس کی حفاظت اور اصلاح کے ذرائع پیدا کردے گا اور اس خرابی کے مناسب حال شخص پیدا کردے گا۔" (تفسیر کبیر سورۃ نصر صفحہ ۱۱۱)

پاکستان مقبوضہ عرب علاقوں کو اسرائیلی تسلط سے نجات دلانے میں ہر ممکن امداد دیتا رہیگا

مقدس مقامات کو آزاد کرانے کے عزم کا اظہار، شاہ حسین کو صدر یحیٰی کی تہنیت

اسلام آباد ۔ ۱۱ اگست ۔ صدر جنرل اے ایم یحیٰی خان نے اعلان کیا ہے کہ عرب حمالک جو اپنے مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کی بھرپور حمایت جاری رکھی جائے گی۔ اور جن مقدس مقامات پر اسرائیل نے جارحانہ قبضہ کر رکھا ہے انہیں ہر قیمت پر آزاد کرایا جائے گا۔ صدر پاکستان نے یہ یقین دہانی ایک پیغام میں اردن کے شاہ حسین کو کرائی ہے جو ان کی تخت نشینی کی گیارھویں سالگرہ کے موقع پر بھیجا گیا ہے۔

صدر پاکستان نے اپنے پیغام میں شاہ حسین کی صحت اور مسرت کی دعا کی اور اردن کے عوام کی صلاح و بہبود اور خوشحالی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے صدر یحیٰی خان نے مزید کہا ہے کہ اردن کے عوام نے شاہ حسین کی فعال قیادت میں زبردست ترقی کی ہے۔ خدا کرے کہ اردن کے عوام کو سالہا سال تک شاہ حسین کی رہنمائی حاصل رہے اور وہ ترقی اور کامرانی کی منزل کی طرف آگے بڑھتے رہیں۔

صدر نے اپنے پیغام میں کہا ہے پاکستان کی حکومت اور عوام آپ کی تخت نشینی کی گیارھویں سالگرہ کے موقع پر آپ کو مبارکباد دیتا ہے۔

خلانوردوں کا طبّی معائنہ مکمل ہوگیا قمری جراثیم نہیں پائے گئے

ہوسٹن ۱۱ اگست ۔ امریکی خلائی جہاز اپالو ۱۱ کے تینوں خلا بازوں نیل آرمسٹرانگ ایڈون آلڈرن اور مائیکل کولنز کا طبّی معائنہ تقریباً مکمل ہوگیا ہے۔

طبّی معائنہ کے دوران خلانوردوں کے خون میں کسی قسم کے ایسے جراثیم نہیں پائے گئے جو وہ چاند کی سطح یا قمری مدار سے لائے ہوں، واضح ہے کہ چاند کی سطح پر انسان کے قدم رکھنے سے قبل اس بات کا خدشہ تھا کہ جونہی اپالو ۱۱ کے خلا باز قمری سطح پر اتریں گے تو انہیں ایسے جراثیم لگ جائیں گے جو زمین کے لوگوں کے لئے مہلک ثابت ہوں۔

اخبار احمدیہ

بقیہ صفحہ اوّل

گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف تا حال چلی رہی ہے گزشتہ رات نیند نہیں آئی احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۱ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت تو بہتر ہے لیکن گزشتہ رات بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف رہی احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

انڈونیشیا سے مکرم ابوبکر ایوب صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب ۳ اگست کو وہاں بخیریت پہنچ گئے ہیں۔

ہر دو مجاہدین اسلام ۲۲ وفا کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا وہاں جانا مبارک کرے اور انہیں بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وقفِ زندگی ادنےٰ نہیں اعلےٰ ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنےٰ نہیں بلکہ اعلےٰ ہے بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے وہ اپنے آپ کو بچائے" (دیکھو الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء)